مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

جدید نظر ثانی شدہ کمپیوٹر ایڈیشن

جامع ترمذی

مترجم مع مختصر شرح

جلد اوّل

از تالیف

امام محمد بن عیسٰی ترمذی

رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا فضل احمد صاحب مدظلہ

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جنوری ۲۰۰۷ء علمی گرافکس
ضخامت : ۸۴۸ صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

……… ملنے کے پتے ………

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOKS CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِيْنِ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهٗ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتْفُلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ

خواب اس کا ہوتا ہے جو خود سچا ہو۔ نیز مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔(۱) پھر خوب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک تو اچھے خواب جو اللہ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں دوسرے وہ جو شیطان کی طرف سے غم میں مبتلاء کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ اور تیسرے وہ خواب جو انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے وہی نیند میں متصور ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اگر تم میں سے کوئی خواب میں ایسی چیز دیکھے جسے وہ پسند نہ کرتا ہو تو کھڑا ہو کر تھوک دے اور لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے۔(۲) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میں خواب میں زنجیر دیکھنا پسند کرتا ہوں کیونکہ (اس کی تعبیر دین پر ثابت قدم رہنا ہے جب کہ گلے میں ڈالے جانے والے طوق کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۹۱۔حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داوٗد عن شعبة عن قتادة سمع انسا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

۲۰۹۱۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابو رزین عقیلیؓ، انسؓ، ابو سعیدؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عوف بن مالکؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۴۵۰۔ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

باب ۱۴۵۰۔ نبوت ختم ہوگئی۔ اور مبشرات باقی ہیں۔

۲۰۹۲۔حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني نا عفان بن مسلم نا عبدالواحد نا المختار بن فُلفل نا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ

۲۰۹۲۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی ہیں اور اب میرے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ لوگوں پر یہ بات شاق گزری تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن مبشرات باقی رہیں گی۔ عرض کیا گیا کہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان

---

(۱) مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔ اس موضوع سے متعلق کئی احادیث کتب احادیث میں مذکور ہیں بعض میں ستر حصوں کا تذکرہ ہے بعض میں چالیس اور بعض میں انتالیس، وما الی ذلک۔ اس کے متعلق قاضی عیاض، طبری کا قول نقل کرتے ہیں کہ یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کے حساب سے ہوتا ہے۔ چنانچہ مؤمن صالح کا خواب چھیالیسواں حصہ ہے اور فاسق کا سترواں حصہ۔ ایک اور قول یہ بھی ہے۔ کہ اس سے مراد یہ ہے کہ خواب نبوت کی موافقت کی وجہ سے آتے ہیں۔ اس لیے کہ صرف یہی ایک ایسا جزء ہے جو نبوت کے اجزاء میں سے قیامت تک باقی ہے اور یہی زیادہ مختار ہے اگرچہ اس مسئلہ میں علماء کے کئی اقوال ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

(۱) اس کی تفصیل آئندہ احادیث میں آئے گی۔ انشاءاللہ (مترجم)

قَدِانْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنَّ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَآءِ النُّبُوَّةِ

کا خواب اور یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، حذیفہ بن اسیدؓ، ابن عباسؓ اور ام کرزؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

۲۰۹۳۔حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِىْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ مُنْذُسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَاَلَنِىْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ

۲۰۹۳۔عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص نے ابودرداءؓ سے اس آیت کے متعلق پوچھا "لھم البشری فی الحیٰوۃ الدنیا" (۱) تو انہوں نے فرمایا: کہ جب سے میں نے آنحضرت ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ہے تمہارے علاوہ صرف ایک شخص نے مجھ سے اس کے متعلق دریافت کیا ہے۔اور جب میں نے اس کے متعلق آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آیت جب سے نازل ہوئی ہے تم پہلے شخص ہو جس نے اس کے متعلق پوچھا ہے۔پھر فرمایا: اس سے مراد نیک خواب ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا فرمایا کہ اسے دکھایا جاتا ہے۔(۲)

اس باب میں عبادہ بن صامتؓ سے حدیث منقول ہے اور مذکورہ حدیث حسن ہے۔

۲۰۹۴۔حدثنا قتیبة نا ابن لهیعة عن دراج عن اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ

۲۰۹۴۔حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچے ترین خواب وہ ہوتے ہیں جو سحری کے وقت دیکھے جائیں۔

توضیح: چونکہ یہ وقت صلحاء کی عبادت میں مشغولیت کا ہوتا ہے۔لہٰذا ان کا سونے والوں پر بھی اثر پڑتا ہے جو خوابوں کی صداقت پر منتج ہوتا ہے۔پھر اس وقت میں برکات کا نزول بھی ہوتا ہے۔لوگوں کی دعائیں بھی قبول کی جاتی ہیں اور اللہ رب العزت آسمان اول پر آجاتے ہیں۔واللہ اعلم (مترجم)

۲۰۹۵۔حدثنا محمد بن بشارنا ابوداؤد نا حرب بن شداد و عمران القطان عن یحیی بن ابی کثیرة عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ

۲۰۹۵۔حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے "لھم البشری فی الحیٰوۃ الدنیا"......الآیۃ کے متعلق پوچھا تو فرمایا یہ اچھے اور نیک خواب ہیں جو مؤمن دیکھتا ہے یا فرمایا کہ اسے دکھائے جاتے ہیں۔

(۱) سورۂ یونس آیت ۶۴۔

(۲) اس آیت کے متعلق مفسرین اور بھی اقوال نقل کرتے ہیں جو کہ کتب تفسیر میں دیکھے جاسکتے ہیں۔(مترجم)

مسند

الإمام أحمد بن حنبل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

حقق هذا الجزء وخرج أحاديثه وعلق عليه

شعيب الأرنؤوط   عادل مرشد

الجزء الحادي والعشرون

مؤسسة الرسالة

بسم الله الرحمن الرحيم

الطبعة الأولى

١٤١٩هـ / ١٩٩٨م

مؤسسة الرسالة
للطباعة والنشر والتوزيع

وطى المصيطبة
شارع حبيب أبي شهلا
بناء المسكن
تلفاكس: (٩٦١١)
٨١٥١١٢ _ ٣١٩٠٣٩ _ ٦٠٣٢٤٣
ص.ب: ١١٧٤٦٠
برقياً: بيوشران
بيروت - لبنان

١٣٨٢٣- حدثنا عَفَّان، حدثنا حمَّادُ بن سَلَمةَ، عن حُميدٍ وحمَّادٍ

عن أنس بن مالكٍ: أنَّ رسولَ الله ﷺ كان إذا دَخَلَ على المَريضِ، قال: «أَذْهِبِ الباسَ رَبَّ النّاسِ، اشْفِ أنتَ الشّافي، لا شافِيَ إلا أنتَ، اشْفِ شِفاءً لا يُغادِرُ سَقَماً»، وقد قال حمادٌ: «لا شِفاءَ إلا شِفاؤُكَ، شِفاءً لا يُغادِرُ سَقَماً»[1].

١٣٨٢٤- حدثنا عَفَّان، حدثنا عبدُ الواحد بن زيادٍ، حدثنا المُخْتار بن فُلْفُلٍ

حدثنا أنسُ بن مالكٍ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «إنَّ الرِّسالَةَ والنُّبُوَّةَ قد انْقَطَعَت، فلا رسولَ بَعدِي ولا نبيَّ» قال: فشَقَّ ذٰلك على النَّاس. قال: قال: «ولٰكنِ المُبَشِّراتُ» قالوا: يا رسولَ الله، وما المُبَشِّراتُ؟ قال: «رُؤْيا الرَّجلِ المُسلِمِ، وهي جُزْءٌ مِن

= وأخرجه ابن ماجه (٦٩٥)، والنسائي ١/ ٢٩٣، وأبو يعلى (٣٠٦٥)، وابن خزيمة (٩٩١)، وأبو عوانة ١/ ٣٨٥ من طرق عن يزيد بن زريع، بهٰذا الإسناد.

وانظر (١١٩٧٢).

(١) إسناده من جهة حميد صحيح على شرط مسلم، ومن جهة حماد -وهو ابن أبي سليمان- حسن لأجله.

وأخرجه النسائي في «عمل اليوم والليلة» (١٠٤٢)، وأبو يعلى (٣٨٧٣)، والبغوي (١٤١٣) من طريق عفان، بهٰذا الإسناد -ولم يذكر فيه أبو يعلى والبغوي حمادَ بن أبي سليمان.

وأخرجه ابن السني في «عمل اليوم والليلة» (٥٤٣) من طريق موسى بن إسماعيل، عن حماد بن سلمة، عن حميد وحماد، به.

وانظر ما سلف برقم (١٢٥٣٢).

أَجْزاءِ النبوَّةِ»[1].

١٣٨٢٥- حدثنا عَفَّان، حدثنا حمَّادُ بن سَلمةَ، عن عليِّ بن زيدٍ

عن أنس أَنَّ رسولَ الله ﷺ قال: «رأَيتُ فيما يَرَى النائمُ، كأنِّي مُرْدِفٌ كَبْشاً، وكأَنَّ ظُبَةَ سَيْفِي انكَسَرت، فأوَّلْتُ أنِّي أَقْتُلُ صاحِبَ الكَتِيبَةِ[2]......»[3].

---

(١) إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير المختار بن فلفل، فمن رجال مسلم.

وأخرجه الترمذي (٢٢٧٢)، والحاكم ٣٩١/٤ من طريق عفان بن مسلم، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث المختار بن فلفل.

وقد سقط من مطبوع «مستدرك الحاكم» أول السند وهو: «حدثنا أبو الحسن محمد بن علي بن بكر العدل، حدثنا الحسين بن الفضل، حدثنا عفان ابن مسلم» ويستدرك من «إتحاف المهرة» ٣٢٩/٢-٣٣٠.

وأخرجه ابن أبي شيبة ٥٣/١١ عن عبدالله بن إدريس، عن المختار بن فلفل، به.

وانظر ما سلف برقم (١٢٠٣٧).

(٢) بعد هذا في (ظ٤): كذا في كتاب الشيخ بياض، وفي (م) بعد قوله «الكتيبة»: «وأن رجلاً من أهل بيتي يُقتل»، وفي (س) و(ق): «وأول رجل من أهل بيتي يُقتل فأَوَّلْتُ»، وكتب في هامش (ق): بياض في الأصل، كذا في كتاب ابن الإمام بياض. ونُرَجِّحُ ما في (ظ٤) فهو الموافق لما قاله عفان فيما رواه عنه ابن أبي شيبة ٦٩/١١ فقد ذكر عنه أنه قال: كان بعد هذا شيء لم أدرِ ما هو.

(٣) إسناده ضعيف لضعف علي بن زيد: وهو ابن جدعان.

وأخرجه ابن أبي شيبة ٦٩/١١ عن عفان، بهذا الإسناد.

الفتوحات المكية

التي فتح الله بها على الشيخ الإمام العامل الراسخ الكامل

خاتم الأولياء الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق

و الدين أبي عبدالله محمّد بن علي المعروف بابن عربي

الحاتمي الطائي قدّس الله روحه و نوّر ضريحه آمين

الجزء الثانى

بسم الله الرحمن الرحيم

(الباب الثالث والسبعون في معرفة عدد ما يحصل من الأسرار للمشاهد عند المقابلة والانحراف وعلى كم ينحرف من المقابلة)

ملائكة الإله أتت إلينا لتوقفنا على النبإ اليقين
فقالت قول معصوم عليم بريء من ملابسة الظنون
ثمانية و عشر قد أتتنا جهارا ثم عشر في كمين
ثمانية أشداء غلاظ و خمستهم أشداء بلين
بأربعة و عشرين افتتحنا و ما يعلو بسبعتهم قريني
و خامس عشرة في لين عيش و أربعة لتطبيق الجفون
و في إحدى و عشرين انسفلنا عن التقويم بالبلد الأمين
مددنا ظلنا لحجاب غصن على الأقوام في عطف و لين
صلاة المشركين بها مكاء مثلثة تحليني بديني
و واحد استطال فصال قهرا و منحرف توحد في الوتين
إذا انفش الوحيد يصير جمعا و يهوى مثله يهواه دوني
تفرقت الهموم غداة ثبت و يعرفها المتيم بعد حين
بشفع من بناتكم غنينا فكرر واحد الصبح المبين
و إن زوائد الأفلاك عشر و للبدلاء أبراج الشئون
و من عقد المئين لنا ثلاث على قلب لآدم عن يقين
و إن الأربعين لقلب نوح على بيضاء بالنور المبين
على قلب الخليل لنا رجال سباعية كآساد العرين
و خمسة أنفس لهم ثبات بقلب الطاهر الروح الأمين

و ميكائيل يتلوه ثلاث تمسكهن بالحبل المتين
و إسرافيل يتبعه وحيد بقلب قد تفنن بالفنون
تقلقلهم عن التثبيت خمس و لولاهن كانوا في سكون
و ينصرني على الإشراك و ترى تلقى نصر ذلك باليمين
نجيب من ثمانية كرام و ثنتا عشرة نقباء دين
أقاليم البلاد لها رجال على التمثيل في رأى العيون
و تحرسنا بأربعة رجال من الأوتاد في الحصن الحصين
إماما العالمين هما وزيرا مليك العالم القطب المكين
و ستة أنفس لجهات ست أئمتهن من نور و طين
فهذا الرمز إن فكرت فيه ترى سر الظهور مع الكمون

اعلم أيدنا الله و إياك بروح منه أن هذا الباب يتضمن أصناف الرجال الذين يحصرهم العدد و الذين لا توقيت لهم و يتضمن المسائل التي لا يعلمها إلا الأكابر من عباد الله الذين هم في زمانهم بمنزلة الأنبياء في زمان النبوة و هي النبوة العامة فإن النبوة التي انقطعت بوجود رسول الله صلى الله عليه و سلم إنما هي نبوة التشريع لا مقامها فلا شرع يكون ناسخا لشرعه صلى الله عليه و سلم و لا يزيد في حكمه شرعا آخر و هذا معنى قوله صلى الله عليه و سلم إن الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي و لا نبي أي لا نبي بعدي يكون على شرع يخالف شرعي بل إذا كان يكون تحت حكم شريعتي و لا رسول أي لا رسول بعدي إلى أحد من خلق الله بشرع يدعوهم إليه فهذا هو الذي انقطع و سد بابه لا مقام النبوة فإنه لا خلاف إن عيسى عليه السلام نبي و رسول و أنه لا خلاف أنه ينزل في آخر الزمان حكما مقسطا عدلا بشرعنا لا بشرع آخر و لا شرعه الذي تعبد الله به بنى إسرائيل من حيث ما نزل هو به بل ما ظهر من ذلك هو ما قرره شرع محمد صلى الله عليه و سلم و نبوة عيسى عليه السلام ثابتة له محققة فهذا نبي و رسول قد ظهر بعده صلى الله عليه و سلم و هو الصادق في قوله إنه لا نبي بعده فعلمنا قطعا أنه يريد التشريع خاصة و هو المعبر عنه عند أهل النظر بالاختصاص و هو المراد بقولهم إن النبوة غير مكتسبة و أما القائلون باكتساب النبوة فإنهم يريدون بذلك حصول المنزلة عند الله المختصة من غير تشريع لا في حق أنفسهم و لا في حق غيرهم فمن لم يعقل النبوة سوى عين الشرع و نصب الأحكام قال بالاختصاص و منع الكسب فإذا وقفتم على كلام أحد من

P.B - 319

ميزان الاعتدال

في نقد الرجال

تأليف

أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى سنة ٧٤٨ هجرية

تحقيق

علي محمد البجاوي

دار المعرفة

بيروت - لبنان

ص. ب : ٧٨٧٦

وله ـ عن حميد ، عن أنس ـ مرفوعا : ردّ جواب الكتاب حقٌّ كردِّ السلام .

١٩٣٨ — الحسن بن محمد بن ناقة الرزاز . عن أبي بكر القَطِيعي. شيعي مذموم. وسماعه جيد[١] .

١٩٣٩ — الحسن بن محمد بن شُعبة الأنصارى . بغدادى معروف .

قال الدارقطني : تكلم فيه من جهة سماعه . كذا قرأتُ بخط الحافظ الضياء. والذي نقلتهُ من تاريخ الخطيب أنّ الدارقطني قال: لا بأس به . وقال الخطيب: كان ثقة . روى عن إسحاق بن شاهين وطبقته . وعنه ابن المظفر ، وابن شاهين .

١٩٤٠ — الحسن بن محمد [ت، ق] بن عبيد[٢] الله بن أبي يزيد المكي . عن ابن جريج. وعنه محمد بن يزيد بن خُنَيس في سجدة « ص » .

قال العُقيلي : لا يتابع عليه . وقال غيره : فيه جهالة ، ما روى عنه سوى ابن خُنَيْس .

١٩٤١ — الحسن بن محمد بن السَّوْطي. قال الخطيب : ظاهِرُ التخليط. روى عن أبي الطيب بن الفرخان .

١٩٤٢ — الحسن بن محمد بن عنبر ، أبو علي الوشاء ، بَغْدَادى معروف . عن على بن الجَعْد وابن المديني وطائفة . وعنه عليّ بن عُمر الحربي وابن الشخّير .

ضعّفه ابنُ قانع . وقال الدارقطني : تكلّموا فيه من جهة سماعِه . وقال ابن عدى : حدّث بأحاديثَ أنكرتها عليه ، ثم قال : حدثنا الحَسَن ، حدثنا محمد ابن بكار ، حدثنا جعفر بن سليمان ، عن كثير بن شِنْظِير، عن أنس بن سيرين ، عن أنس ـ مرفوعا ، قال: إني أمزح ولا أقول إلّا حقًّا .

قال الخطيب : ذكرتُه للبرقاني فوثّقه . مات سنة ثمان وثلثمائة .

---

(١) ل : قال الخطيب : سألته عن مولده فقال : في سنة ست وخمسين وثلاثمائة ، ومات سنة اثنتين وأربعين وأربعمائة (٢ـ ٢٥٠) (٢) في التقريب : عبدالله . والمثبت في خ ، س .

ميزان الاعتدال
في نقد الرجال

تأليف

أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
المتوفى سنة ٧٤٨ هجرية

تحقيق

علي محمد البجاوي

المجلد الثالث

دار المعرفة
بيروت - لبنان
ص.ب : ٧٨٧٦

[عفان]

٥٦٧٦ — عفان بن سَعيد . عن ابن الزبير .

٥٦٧٧ — وعفان . عن ابن عمر ـ مجهولان . فأما :

٥٦٧٨ — عفان بن مسلم [ع] الصفّار الحافظ الثبت الذى يقول فيه يحيى القطان ـ وما أدراك ما يحيى القطان : إذا وافقنى / عفان لا أبالى مَنْ خالفنى ، [٢٥٤] فآذى ابنُ عدى نَفْسَه بذِكْرِه له فى كامله ؛ وأجاد ابْنُ الجوزى فى حَذْفِه .

ذكر ابنُ عدى قولَ سُليمان بن حرب : ترى عفان كان يضبط عن شعبة ؛ والله لو جهد جهده أَنْ يضبط فى شعبة حديثاً واحداً ما قدر ؛ كان بطيئا، ردئ الحفظ، بَطِيءَ الفهم .

قلت : عفان أجلُّ وأحفظ من سُليمان أو هو نظيره ، وكلام النظير والأقران ينبغى أن يُتَأمل ويتأنّى فيه ؛ فقد قال عبد الله بن أحمد بن حنبل : سمعتُ أبى يقول : ما رأيْتُ أحداً أحسنَ حديثاً عن شعبة مِنْ عَفّان .

إبراهيم بن سعيد الجوهرى ، حدثنا عفان ، حدثنا حماد بن سلمة ، عن ثابت ، عن أَنَس ـ مرفوعا : أعطى يوسف وأمّه شطر الحسن ـ يعنى سارة . ورواه الناسُ عن حماد. موقوف(١) .

وقال أبو عمر الحَوْضِى : رأيتُ شعبة أقام عفان من مجلسه مراراً مِنْ كثرة ما يكرر عليه .

قلت : هذا يدلُّ على أنّ عفّانَ كانمثبتاً مع بطاءةسير(٢)، وهو من مشايخ الإسلام والأئمة الأعلام ؛ قال فيه العجلى : ثبت صاحب سُنَّة ، كان على مسائل معاذ بن معاذ القاضى ، فجعل له عشرةَ آلاف دينار على أن يقفَ عن تعديل رجل فلا يقول : عَدْل ولا غير عدل . فقال : لا أبطل حقًّا .

(١) هذا فى الأصل وفوق الكلمة « كذا » . (٢) هذا بالأصل .

وعن الفلّاس أنّ رجلا جعل لعفّان ألفي دينار على أن يعدل رجلًا ، فأبى ، وقال ابن دِيْزِيل : لما دُعى عفّان للمِحْنَة كنتُ معه ، فعرض عليه أنْ يقول - يعنى بخَلْقِ القرآن - فامتنع ، فقيل : يُحبس عطاؤك - وكان يُعْطَى فى الشهر ألفاً ؛ فقال[1] : وفى السماء رِزْقُكم وما تُوعَدُون . قال : فدقّ عليه رجل شبّهتُه بزيّات فأحضر له ألفَ درهم ، وقال له : ثبّتك الله كما ثبّتّ الدين . وهذه لك فى كل شهر .

قال جعفر بن محمد الصائغ : اجتمع عفان ، وابن المدينى ، وأبو بكر بن أبى شيبة ، وأحمد بن حنبل ؛ فقال عفان : ثلاثة يضعفون فى ثلاثة : علىّ فى حماد ، وأحمد فى إبراهيم بن سَعْد ، وأبو بكر فى شريك ؛ فقال علىّ : وعفان فى شعبة .

قلت: هذا منهم على وَجْه المُباسطة ؛ لأنّ هؤلاء مِنْ صِغار مَنْ كتب عن المذكورين ؛ فقد ذُكر عفان عندَ ابن المدينى مرةً ، فقال : كيف أذْكُر رجلا يشكّ فى حَرْفٍ فيضرب على خمسة أسطر !

وسُئل أحمدُ ، مَنْ تابعَ عفان على كذا ؟ فقال : وعفّان يحتاج إلى متابع !

وقال ابن معين فيما سمعه منه يعقوب الفسوى : أصحابُ الحديث خمسة : مالك ، وابن جُريج ، وسُفيان ، وشعبة ، وعفّان .

وقال ابن معين : ابن مهدى - وإن كان أحفظ من عفّان - فما هو مِنْ رجال عفان فى الكتاب .

وقال أبو حاتم : عفان ثقة مُتْقِن مَتين[2] .

قلت : مات سنة عشرين ومائتين ؛ وقد قال أبو خَيْثَمة : أنكرنا عفّان قبل موتِه بأيام .

قلت : هذا التغير هو من تغير مرضِ الموت ، وما ضَرّهُ ؛ لأنه ما حدث فيه بخطأ .

---

(١) سورة الذاريات آية ٢٢ . (٢) وفى نسخة : متقن وعليها علامة صح . ورأيت فى نسخة بالميزان صحيحة : كذا فى الأصل (هامش س) .

مِيزانُ الاعتِدالْ

في نقدِ الرِّجال

تأليف

أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى سنة ٧٤٨ هجرية

تحقيق

علي محمد البجاوي

المجلد الثاني

دار المعرفة

بيروت - لبنان

ص.ب : ٧٨٧٦

ثم ساق الحديث بسندٍ مُظْلم : مَنْ قَصَّ شاربَه فله بكل شعرة ألفُ مدينة من الدر والياقوت، فى المدينة أَلْفُ قصرٍ... الحديث .

٥٢٨٤ — عبد الواحد بن حميد[1] الصباغ . متأخر . ذكره ابن النجار فقال : سَيِّئُ السيرة .

٥٢٨٥ — عبد الواحد بن راشد . عن أنس . وعنه عباد بن عباد . ليس بعُمْدَة. روَى حديث : مَنْ بلغ التسعين سُمِّى أَسير الله فى أرضه .

٥٢٨٦ — عبد الواحد بن الرماح ، أبوالرماح . عن عَبْدالله بن رافع بن خديج، عن أبيه - مرفوعا : كان يأمر بتأخير العَصْر . تفرَّد[به][1] عنه يعقوب الحضرمى . ذكره ابنُ عدى / . [١٢٦/٣]

٥٢٨٧ — عبد الواحد بن زياد ، أبو بشر العبدى البصرى ، أحد المشاهير ، احتجَّا به فى الصحيحين، وتجنَّبا تلك المناكير التى نقمت عليه [2] [فيحدث عن الأعمش بصيغة السماع ، عن أبى صالح ، عن أبى هريرة ، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إذا صلَّى أَحَدُكم الركعتين قبل الصبح فليضطجع على يمينه . أخرجه أبو داود][3] .

قال القطان : ما رأيتُه يطلب حديثاً بالبصرة ولا بالكوفة قطّ ، وكنْتُ أجلس على بابه يوم الجمعة بعد الصلاة أذاكِرُه حديثَ الأعمش لا يعرف منه حرفا . وقال الفلّاس : سمعتُ أبا داود قال : عمد عَبْدُ الواحد إلى أحاديث كان يُرْسِلُها الأعمش فوصلها بقول : حدثنا الأعمش ، حدثنا مجاهد فى كذا وكذا .

وقال عثمان بن سعيد : سألْتُ يحيى عن عبد الواحد بن زياد ، فقال : ليس بشىء. وقال أحمدُ وغيره : ثقة . وحدّث عنه مسدّد ، وقُتيبة ، وخَلْق . وروى عثمان أيضاً ، عن يحيى : ثقة ، وقال : ليس به بأس .

٥٢٨٨ — عبد الواحد بن زيد [البصرى الزاهد][4]، شيخ الصوفية وواعظهم،

---

(١) خ : حمد .(٢) ليس فى خ.(٣) مابين القوسين ليس فى س ، خ . وهو فى هـ وحدها.
(٤) ليس فى س .

لحق الحسن [البصرى][1] وغيره . رَوَى عباس، عن يحيي : ليس بشيء . وقال البخارى : عبدُ الواحد صاحبُ الحسن تركوه . وقال الجوزجانى : سيِّيء المذهب ، ليس مِنْ معادن الصدق .

وله : عن أسلم الكوفى ، عن مرة الطيب ، عن زيد بن أرقم ، عن أبى بكر - مرفوعا : لا يدخل الجنة جَسَدٌ غُذى بحرام .

أبو عُبيدة الحداد ، حدثنا عبد الواحد بن زيد ، حدثنى عبد الله بن راشد ، عن عثمان بن عفان - مرفوعا : إنّ لله مائة خُلُق وسبعة عشر خلقا مَنْ جاء منهن بخُلق واحد دخل الجنة .

قلت : وحَدّث عنه وكيع ، ومسلم ، وأبو سُليمان الدارانى . يقال[2] : إنه صلّى الصبح بوضوء العتمة أربعين سنة .

وعن حصين بن القاسم ، قال: لو قسم حديث عبدالواحد على أهل البصرة لوسعهم.

وقال آخر : كان مجابَ الدعوة .

ومن مناكيره ما روى ابن أبى الدنيا فى تواليفه : حدثنا عبد الرحمن بن ريان أبو على الطائى ، حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ، حدثنا عبد الواحد بن زيد ، حدثنى أسلم الكوفى ، عن مُرّة ، عن زيد بن أرقم ، قال : كنّا مع أبى بكر فدعَا بشرابٍ ؛ فلما أَدْنَاه مِنْ فيه بكى وبكى حتى أبكى أصحابه وسكتوا ، وما سكتَ ؛ ثم مسح عينيه فسألوه ، قال : كنْتُ مع رسولِ الله صلى الله عليه وسلم فرأيتُه يدفع عن نفسه شيئاً ، ولم أرَ معه أحداً . فقلت : يا رسول الله ، ما الذى تدفع عن نفسك ؟ قال : هذه الدنيا ، مثلت لى فقلْتُ لها : إليكِ عنى . ثم رجعَتْ فقالت : إن أفلتَّ منى فلم ينفلت منى مَنْ بَعْدَكَ .

٥٢٨٩ — عبد الواحد بن سليم . بصرى . عن عطاء - هالك .

قال أحمد : أحاديثه موضوعة . وضعّفه يحيي . وقال النسائى : ليس بثقة .

(١) من س . (٢) س: فقال .

الحمد لله الذى وفقنا و يسر لنا طبع

الجزء العاشر

من كتاب

تهذيب التهذيب

للامام الحافظ الحجة شيخ الاسلام شهاب الدين

ابي الفضل احمد بن علي بن حجر العسقلاني

المتوفى سنة (٨٥٢) رحمه الله تعالى

بمنه و كرمه آمين

الطبعة الاولى

بمطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند
بمحروسة حيدر آباد الدكن عمرها الله الى اقصى الزمن
سنة (١٣٢٧) هجرية

ابو المفارق بن سليم كذا وقع عند ابي نعيم في الكنى من الصحابة وقد ذكر له رواية عن ام الفضل . قال ابن عبد البر فيه اختلاف لان من اهل الحديث طائفة يروون حديثه عن ابي قابوس بن مخارق عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان ام الفضل جاءت بالحسين ومنهم من يرويه عن قابوس عن ام الفضل لا يذكر مخارقا وقد اختلف فيه على سماك اختلافا كثيرا .

من اسمه مختار

(١١٥) م د ـ مختار بن صيفي (١) الكوفي . روى عن يزيد بن هرمز عن ابن عباس في مسائل الجدة . وعنه الاعمش فقط . ذكره ابن حبان في الثقات . قلت . حديثه عند مسلم بمتابعة قيس بن سعد عن يزيد بن هرمز .

(١١٦) ـ ز مختار بن عبد الله بن ابي ليلى . اخرج له البخاري في جزء القراءة خلف الامام تعليقا .

(١١٧) ق ـ مختار بن غسان بن مختار التمار الكوفي العبدي . روى عن حفص ابن عمر البرجمي وابي داود عيسى بن مسلم ومحمد بن اسمعيل بن رجاء واسمعيل بن مسلم وغيرهم . روى عنه ابراهيم بن اسمعيل الطلحي واحمد ابن علي الاسدي وابو كريب .

(١١٨) م دت س ـ المختار بن فلفل (٢) المخزومي مولى عمرو بن حريث . روى عن انس وابراهيم التيمي وعمر بن عبد العزيز والحسن البصري

---

(١) صيفي بفتح المهملة وسكون التحتانية بعدها فاء مقبول من السادسة ١٢ ا

(٢) فلفل بفائين مضمومتين ولامين الاولى ساكنة من الخامسة ١٢ تق

وطلق بن حبيب . وعنه ابنه بكر وزائدة والثوري ومنصور بن ابي الاسود وعبدالله بن ادريس وعبدالواحد بن زياد وجرير وعلي بن مسهر ومحمد بن فضيل واخرون . قال عبدالله بن احمد سألت ابي عنه فقال ما اعلم الا خيرا وقال غيره عن احمد ثقة وكذا قال ابن معين وابو حاتم والعجلي ومحمد بن عبدالله بن عمار والنسائي وقال ابو حاتم ايضا شيخ كوفي وقال يعقوب بن سفيان حدثنا ابونعيم حدثنا سفيان عن مختار بن فلفل وهو كوفي ثقة وقال ابوداود ليس به بأس وقال داود بن عمرو عن ابن ادريس كان يحدث وعيناه تدمعان وذكره ابن حبان في الثقات . قلت . تتمة كلامه يخطئ كثيرا ووقع ذكره في اثر علقه البخاري في الشهادات عن انس ووصله ابن ابي شيبة عن حفص بن غياث عنه سألت انسا عن شهادة العبيد فقال جائزة وتكلم فيه السليماني فعده في رواة المناكير عن انس مع ابان بن ابي عياش وغيره وقال ابو بكر البزار صالح الحديث وقد احتملوا حديثه . قال يعقوب بن سفيان ثقة .

(١١٩) (ت - المختار) بن نافع التيمي ويقال العكلي ابو اسحاق التمار الكوفي . روى عن ابي حيان التيمي وعبدالاعلى التيمي وابي مطر عمرو بن عبد الله الجهني وكرز الحارثي وعدة . روى عنه ابو عتاب الدلال ومروان بن معاوية ويونس بن بكير وعثمان بن عمر بن فارس وعلي بن ثابت الجزري ومحمد ابن عبيد الطنافسي ومكي بن ابراهيم وغيرهم . قال ابوزرعة واهي الحديث قال البخاري والنسائي وابو حاتم منكر الحديث وقال النسائي في موضع اخر